اس کاوش کا بنیادی مقصد مندرجہ بالا بازگشت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے علمی رہنمائی فراہم کرنا ہے بالخصوص اردو زبان کے قارئین کو غور وفکر کی دعوت کے ساتھ مکالمہ کے لئے تیار کرنا ہے کتاب کے اہم مباحث یہ ہیں۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور نو ابواب پر مشتمل ہے مقدمہ میں عہد حاضر کے حوالے سے سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں مکالمہ کی اہمیت، مکالمہ کی ضرورت مکالمہ کے اصول ودائرہ بحث اور رکاوٹوں، امکانات وفوائد سے بحث کی گئی ہے۔ مکالمہ کی تعریف وتعارف، ضرورت واہمیت اور مکالمہ کے ۲۵ آداب وشرائط سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بیان کیۓ گیۓ ہیں۔

☆ اس کے علاوہ راقم (چیف ایڈیٹر) نے عالمی سطح پر مکالمہ کے فروغ کے لئے عربی میں ایک کتاب تحریر کی ہے، جس کا عنوان ہے:

اصول الحوار و آدابه في ضوء القرآن والسيرة النبوية ﷺ

مصنف :الأستاذ الدكتور صلاح الدين ثاني (زیر طبع)

☆ متعدد مقالات مکالمہ بین المذاہب اور مکالمہ بین المسالک کے موضوع پر تحریر کئے ہیں جو شائع ہو چکے ہیں۔

☆ اس سے قبل (۱۳ مئی ۲۰۰۶ء) کو ایک صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس بعنوان: ''غیر مسلموں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں'' بحیثیت چیف آرگنائزر وصدر انجمن، زیر اہتمام: انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی، بمقام: سرسید گرلز کالج منعقد کی جس میں پیش کردہ مقالات مجلہ علوم اسلامیہ کے سیرت نمبر کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔

☆ ۱۲ جون ۲۰۱۱ء کو قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس اسی حوالہ سے منعقد کی گئی، جس میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی مدعو کئے گئے۔ کانفرنس کا عنوان تھا:

مکالمہ بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں امکانات، فوائد اور تجاویز

Dialog between Religions, basics, possibi lities, benefit and suggestions under,The scopeof seerat-un-Nabi (ﷺ), Traitsof Prophets in the light of

the holy books.

دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے عنوان کو صوبائی اور وفاقی سطح پر سراہا گیا ہے جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ہمارے اعلان کے (پانچ ماہ بعد) روزنامہ جنگ کراچی ۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کے وفاقی وزرت مذہبی امور کے اشتہار کے مطابق ربیع الاول ۲۰۰۶ء کی قومی وصوبائی سیرت کانفرنسوں کے لئے حکومت نے اسی موضوع کا انتخاب کیا تھا۔

ہمارے پاس قومی کانفرنس کے انعقاد کے لئے وسائل نہیں تھے، شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی و HEC کے تعاون اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے اشتراک سے جون ۲۰۱۱ء میں کانفرنس کے انعقاد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے، جس پر ہم HEC وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر اور صدر شعبہ ڈاکٹر قاری بدرالدین کے شکرگزار ہیں۔

اس دو روزہ کانفرنس کا انعقاد الحرمین ہوٹل صدر اور ڈاکٹر عبدالقدیر آڈیٹوریم وفاقی اردو یونیورسٹی میں ہوا، کانفرنس کی پانچ نشستوں میں اسلام، یہودیت، ہندومت، سکھ مت، عیسائیت، بدھ مت زیر بحث آئے، پورے ملک کی اہم جامعات و یونیورسٹیز سے تمام مکاتب فکر کے محققین نے اردو، عربی، انگریزی میں اپنے تحقیقی مقالات پیش کئے یہ تحقیقی مقالات اس مجلّہ کا حصہ ہیں، ان میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، سندھ یونیورسٹی جامشورو، پشاور یونیورسٹی خیبر پختون خواہ، پنجاب یونیورسٹی، بلوچستان یونیورسٹی، این ای ڈی یونیورسٹی کراچی فاسٹ یونیورسٹی کراچی، کراچی یونیورسٹی، قراقرم یونیورسٹی اور وفاقی یونیورسٹی اور سندھ کے مختلف شہروں لاڑکانہ، پنوعاقل، سکھر، حیدرآباد اور کراچی شامل ہیں، شرکاء کانفرنس کو سفری سہولیات کے ساتھ ساتھ قیام و طعام کی سہولت بھی فراہم کی گئی اور بیگ کے ساتھ سیرت النبی ﷺ حسن کارکردگی اور یادگاری ایورڈ مجلّہ علوم اسلامیہ اور قرون اولیٰ کی خواتین اور رواں کی علمی و دینی خدمات پیش کی گئی۔

پیش کی گئی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب کویت سے اپنے خرچ پر شریک ہوئے اسی طرح ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب ممبر سینٹ آف پاکستان اسلام آباد سے اپنے خرچ پر شریک ہوئے، مردوں کے ساتھ خواتین بھی شریک ہوئیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلموں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ پانچوں نشستوں میں پیش کردہ مقالات پر آبزرور کی حیثیت سے پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج

صدیقی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر سلیمان ڈی محمد صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید صدیقی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے اپنی رائے و تجزیہ پیش کیا، پروفیسر بدرالزماں صاحب، ڈاکٹر عبدالماجد صاحب، پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب، پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم صاحبہ، ڈاکٹر عزیزالرحمٰن سیفی نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی، ڈاکٹر محی الدین ہاشمی، پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن عارف، ڈاکٹر خالد محمود سومرو سینیٹر اور مفتی ابو ہریرہ نے کلیدی خطاب کیا، پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر وائس چانسلر، وفاقی اردو یونیورسٹی نے کانفرنس کا افتتاح کیا اور افتتاحی خطاب کیا، ڈاکٹر احمد علی سراج نے اختتامی خطاب کیا، ڈاکٹر بدرالدین نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

قومی کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ:

چیف ایڈیٹر (ڈاکٹر صلاح الدین ثانی) نے تجاویز و مشترکہ اعلامیہ پیش کیا جس کے اہم نکات یہ تھے۔

☆ مکالمہ کی راہ اپنا کر انتہاء پسندی، دہشت گردی اور مذہبی منافرت کا خاتمہ کیا جائے۔

☆ طالبان سمیت تمام لڑنے والوں سے گفتگو اور مکالمہ کا راستہ اختیار کیا جائے تاکہ خون مسلم کا تحفظ ہو سکے۔

☆ عالمی طاقتوں کی جارحیت اور عالمی دہشت گردی تمام فتنوں کی بنیاد ہے، لہٰذا سبب کے خاتمہ پر توجہ دی جائے ردِعمل خود ہی ختم ہو جائے گا۔

☆ بعض مغربی ممالک کی جانب سے توہین رسالت کے مرتکبین اور توہین آمیز خاکوں کی سرپرستی حجاب اور مسجد کے میناروں پر پابندی مفاہمت و مکالمہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

☆ مکالمہ بین المذاہب کے فروغ کے لئے وفاقی اور صوبائی سطح پر وزارت مذہبی امور میں ایک شعبہ قائم کیا جائے اور ایسے پروگراموں میں مالی معاونت کی جائے۔

☆ وفاقی اور صوبائی وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام ہر سال مکالمہ بین المذاہب یعنی Interfath Dialogue Day منایا جائے اور کانفرنس کا انعقاد کیا جائے، جس میں تمام مذاہب کے زعماء کو مدعو کیا جائے۔

☆ سیرت طیبہ ﷺ کو عام کرنے کے لئے تعلیمی اداروں کے نصاب میں سیرت طیبہ ﷺ کو شامل کیا جائے اور سیرت طیبہ ﷺ کے حوالہ سے کوئز اور تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا جائے۔ تمام حاضرین نے ان تجاویز اور مشترکہ اعلامیہ کی مکمل تائید کی اور کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

اس کانفرنس کا مقصد کسی مذہب کی برتری ثابت کرنا نہیں تھا، بلکہ جملہ اہم مذاہب کو باہم قریب لانا، نفرتوں اور بدگمانیوں کو دور کرتے ہوئے قرآنی تعلیمات (۸) کی روشنی میں ایسے مشترکہ نکات پر متفق کرنا ہے جن کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو سکے، دنیا میں امن بذریعہ قوت کا فلسفہ ناکام ہو چکا ہے، لہٰذا تمام مذاہب کے لئے ہمارا پیغام ہے کہ **امن بذریعہ مکالمہ بین الادیان والمذاہب و بین العلماء کا آغاز ہونا چاہئے۔** آپ ﷺ نے دو سو سے زائد غیر مسلم وفود سے مکالمہ کیا، قرآن کریم کا اکثر حصہ مکالمہ پر مشتمل ہے، مکالمہ سنتِ رسول ﷺ ہے۔ محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غیر سنجیدہ اور لاعلمی پر مبنی پروپیگنڈہ کے خاتمہ کے ساتھ ایک دوسرے کو سمجھنے کا آغاز ہونا چاہئے۔ یہی ہماری کوشش کا مقصد ہے۔

چیف ایڈیٹر

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

حواشی و حوالہ جات

۱۔ جنگ کراچی ۱۶ جنوری ۲۰۰۷ء

۲۔ ۱۰/ اکتوبر ۲۰۰۹ء روزنامہ جنگ کراچی

۳۔ M. Fethulla Gulen Towards a Global Civilisation of Love and Tolerance Light New Jersy, 2004,

۴۔ روزنامہ نوائے وقت ۱۶/ اکتوبر ۲۰۰۸ء

۵۔ سہ ماہی مکالمہ بین المذاہب جنوری ۲۰۰۸ء ص/ ۳۴

۶۔ ماہنامہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ، ج ۱۶، ش ۷، جولائی ۲۰۱۱ء، ص ۷۔۸

۷۔ ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب، اپریل ۲۰۰۷ء، ج/ ۱، ش/ ۸، ص/ ۲۵ .

۸۔ سورۃ آل عمران، آیت ۶۴

Message from Mr. Asif Ali Zardari
President Islamic Republic of Pakistan

پیغام برائے دو روزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس

زیر انعقاد وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون' سائنس وٹیکنالوجی دو روزہ کانفرنس بعنوان **مکالمہ بین المذاہب کی بنیادیں** منعقد کر رہا ہے اور اس کانفرنس میں ملک بھر سے پروفیسرز' دانشور اور علمائے کرام شرکت کر رہے ہیں۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور ابدی دستورِ زندگی ہے۔ یہ ایک مکمل دین اور ابدی ضابطۂ حیات ہے، جو اللہ اور رسول ﷺ کی ہدایات وتعلیمات کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں اور بندگی کے تمام گوشوں کی تعمیر اور صورت گری کرتا ہے، یہ زندگی کے ہر پہلو کو ہدایتِ الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو محض رسومات یا عبادات سے موسوم نہیں بلکہ یہ ایک ایسا جامع دین ہے، جس میں زندگی کے سارے تقاضے موجود ہیں۔ اس دین کا کمال یہ ہے کہ کرہ ارض پر بسنے والے لوگ اس کو اپنی زندگی میں اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ دین مقامی ایشوز پر مبنی نہیں بلکہ اس میں آفاقی ایشوز ہیں۔ ہر رنگ ونسل کے لوگ اس دین کے سایہ میں آرام وآسائش حاصل کر سکتے ہیں۔

رسولِ اکرم ﷺ کی پیغمبرانہ خصوصیات میں سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت آپؐ کا امام الانبیاء، سید المرسلین اور خاتم النبیین ہونا ہے۔ آپ ﷺ کی دعوت، آپ کا پیغام اور دین اسلام کائناتی اور آفاقی ہے۔ آپؐ پر دینِ مبین کی تکمیل کر دی گئی۔ پوری انسانیت آپ ﷺ کی امت اور آپ ﷺ پوری انسانیت کے لیے بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمائے گئے۔ آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی آفاقیت اور عالمگیریت پر مبنی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی رحمۃ للعالمینی کو بھی زبان، نسل اور وطن کے لیے امتیاز سے پاک رکھا، آپ کی ایک ہی مجلس جو مسجدِ نبویؐ کے کچے دالان میں برپا ہوتی تھی، وہ "اقوام متحدہ" کا خوبصورت عکس پیش کرتی تھی۔

میں وفاقی اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر' "آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین' کنوینر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی' رابطہ کمیٹی کے اراکین ڈاکٹر حافظ محمد ثانی' ڈاکٹر ڈی سلیمان اور ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے اس اہم موضوع پر قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا ہے۔ میں حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔ رب کریم ہمیں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے ہر پہلو سے بہرہ مند ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

آصف علی زرداری

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

DR. FEHMIDA MIRZA
SPEAKER

پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام دو روزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس بالعنوان "مکالمہ بین المذاہب کی بنیادیں" کا انعقاد کیا جا رہا ہے جس میں ملک بھر کے جید علمائے اکرام، مشائخ اور دانشور شرکت کر رہے ہیں۔

کانفرنس کا موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور آج کے دور میں بین المذاہب ہم آہنگی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس پر عمل کر کے معاشرہ میں محبت و اخوت کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ آج امت مسلمہ بالعموم اور وطن عزیز بالخصوص جن مسائل سے دوچار ہے ان کا حل سیرت طیبہ میں پوشیدہ ہے۔

اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے جو حضرت محمد ﷺ کو قرآن پاک کے ذریعے عطا کیا گیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف مسلمانوں کا رب ہے بلکہ تمام مخلوقات کا رب ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ مسلمانوں کا خدا نہیں بلکہ رب العالمین ہے اور ہر مذہب کے ماننے والوں کا رب ہے۔ قرآن پاک ایک عالمگیر کتاب ہے اور اس میں صرف مسلمانوں کے لیے ہدایت نہیں بلکہ جو شخص بھی اس سے ہدایت حاصل کرنا چاہے اس سے ہدایت حاصل کرسکتا ہے۔ اسلام انسان کے فکر و عمل کو صحیح خطوط پر استوار کرکے اُسے جسمانی و روحانی دنیا میں کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔ اسلام دین کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے۔

میں وفاقی اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر قاری بدرالدین، کنوینر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور رابطہ کمیٹی کے اراکین کو کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتی ہوں جنہوں نے معاشرہ میں ہم آہنگی کے قیام کے لیے اس اہم موضوع پر کانفرنس کا اہتمام کیا ہے۔ میں اپنی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتی ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیرت النبی ﷺ کے انقلابی پیغام کو عام کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Fehmida Mirza

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا

Ph : 021-9211948
021-9211956
Fax : 021-9211338

Pir Mazhar-ul-Haq

SENIOR MINISTER
EDUCATION & LITERACY
GOVERNMENT OF SINDH

پیغام برائے دو روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

زیر انعقاد وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون' سائنس و ٹیکنالوجی

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون' سائنس وٹیکنالوجی دوروزہ کانفرنس بعنوان **مکالمہ بین المذاہب کی بنیادیں** منعقد کررہا ہے اوراس کانفرنس میں ملک بھر سے پروفیسرز' دانشوراورعلمائے کرام شرکت کررہے ہیں۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا موضوع ایک ایسا علمی سمندر ہے جس کا فیض نہ ختم ہونے والا ہے۔اس سمندر سے قیامت تک اہل علم ودانشورعلم وحکمت کے موتی نکالتے رہیں گے۔سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کا ہر پہلو ہمہ جہت ہے اورعلم وعرفان کے اس بہتے سمندر سے عالم انسانیت آج بھی فیض اٹھارہی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس عالم انسانیت کے لیے منارہ نور ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ تمام خوبیاں' خصائل اوراوصاف جمع کردیئے گئے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تمام انبیاء ورسل میں موجود تھے۔اب قیامت تک کے لیے کوئی نبی نہیں آنے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء ورسل کے خاتم النبیین اورامام الانبیاء ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک مکارم اخلاق کی تکمیل اورفضائل ومحاسن کا منبع ہے۔

مجھےامید ہے کہ آپ کی کانفرنس میں سیرت طیبہ کی روشنی میں ان افکار کواجاگر کیاجائے گاجومسلمانوں کے لیے مسائل حاضرہ کوحل کرنے میں معاون ہوں گے'ہمیں یقین ہے کہ ''دین میں جبرنہیں'' کاقرآنی فلسفہ اورحکمت کے خزینے رکھنے والی قوم اپنے بارے میں بہت جلدلوگوں کی رائے بدل سکتی ہے۔

میں وفاقی اردو یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد' شعبہ عربی کے اساتذہ طلبہ وطالبات' آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین اورکنوینر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی' رابطہ کمیٹی کے اراکین ڈاکٹر حافظ محمد ثانی' ڈاکٹر ذکی سلیمان اور ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کومبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے معاشرے میں بھائی چارے کے پاکیزہ جذبات کو پیدا کرنے کے لیے قومی سیرت کے انعقاد کا اہتمام کیا۔میں حکومت کی جانب سے ہرممکن تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعاگوہوں۔

پیر مظہر الحق

سینئروزیرتعلیم حکومت سندھ

GOVERNMENT OF PAKISTAN

Shagufta Jumani
MNA

پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی اور انجمن اساتذۃ علوم اسلامیہ کالجز کراچی دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اہتمام کر رہی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیاء کے مسلمانوں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کے اہل علم نے تبلیغ دین کے ساتھ ان علاقوں کی اخلاقی، سماجی اور سیاسی زندگی میں بھی انقلابی کردار ادا کیا ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے سرشار ہو کر مسلمانوں نے اصلاح معاشرہ کی بنیاد اتحاد و محبت پر رکھ کر نہ صرف برصغیر کے عوام کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کیا، بلکہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے مابین ضبط و تحمل، تسامح و رواداری اور باہمی تعاون و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کے لئے بھی کام کیا، تا کہ اللہ کی مخلوق صحیح معنی میں ''خدائی کنبہ'' بن سکے، جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔

میں وفاقی اردو یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد، شعبہ عربی کے اساتذہ، طلباء و طالبات اور انجمن اساتذہ کے جملہ عہدیداران کو مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے معاشرے میں بھائی چارے کے پاکیزہ جذبات کو پیدا کرنے کے لئے قومی سیرت کے انعقاد کا اہتمام کیا، میری دعا ہے کہ وفاقی اردو یونیورسٹی کے اصحاب علم ایک نئے ولولے اور عزم کے ساتھ ایک مثبت، مربوط اور سنجیدہ پروگرام وضع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تشدد، فرقہ واریت اور نفرت سے دور رہ کر معاشرے کو خدا پرستی اور انسان دوستی کا درس دیتے رہیں گے۔

شگفتہ جمانی

ممبر قومی اسمبلی

Ph: Off: 021-99251760-1
Fax: 021-99251759

SHARJEEL INAM MEMON

NO. INFO/CM (S) /399/2011.

MINISTER FOR INFORMATION
GOVERNMENT OF SINDH

Karachi dated the 03-04-2011

پیغام برائے دو روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

زیر انعقاد وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون ' سائنس و ٹیکنالوجی

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون' سائنس وٹیکنالوجی سہ روزہ کانفرنس بعنوان" **مکالمہ بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں**" منعقد کررہا ہے اور اس کانفرنس میں ملک بھر سے پروفیسرز' دانشور اور علمائے کرام شرکت کررہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہی وہ ذریعہ ہے جسے اپنا کر معاشرہ میں محبت واخوت کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے بالخصوص آج امت مسلمہ اور ہمارا ملک جن مسائل سے دوچار ہے ان مسائل کا حل ہمیں سیرت طیبہ سے ملتا ہے۔

ارباب دانش سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ عالمگیریت کے اس دور میں بین المذاہب مکالمہ کی ضرورت واہمیت پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے۔ باہمی مکالمہ ہی وہ واحد آپشن ہے جس سے کسی بھی مذہب کا داعی مخاطب کو اپنی دعوت کی طرف متوجہ کرسکتا ہے۔ باہمی مکالمہ دعوت کا ایک ایسا اسلوب ہے جس کے ذریعے مخاطب کو زیادہ گہرائی اور سنجیدگی کے ساتھ سوچنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے' گفتگو کو یہ ایسا اسلوب ہے جس میں متکلم اور سامع کے درمیان براہ راست گفتگو ہوتی ہے اور حقائق پوری طرح نکھر کر سامنے آتے ہیں۔ یہ مکالمہ افراد کے درمیان بھی ہوسکتا ہے' تہذیبوں اور مختلف مذاہب کے درمیان بھی۔

میں وفاقی اردو یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد' شعبہ عربی کے اساتذہ طلبہ وطالبات' آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین اور کنوینر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے معاشرے میں بھائی چارے کے پاکیزہ جذبات کو پیدا کرنے کے لیے دو روزہ قومی سیرت کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ میں صوبائی حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

شرجیل انعام میمن

صوبائی وزیر اطلاعات

حکومت سندھ

Ph # : 021-9217977-78
Fax # : 021-9217979

No.

GOVERNMENT OF SINDH

MINISTER FOR HOUSING

NARCOTICS CONTROL & ILLEGAL IMMIGRANTS AFFAI

Agha Taimour Khan

Karachi dated the

پیغام

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی متعدد سیمینارز کے انعقاد کے بعد اب قومی سیرت کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔

ملک آج جس بدامنی کی آگ میں جل رہا ہے، اگرچہ اس کے بہت سے مضمرات ہیں لیکن اس کا ایک بہت بڑا سبب سیرت پاک کے عملی پہلو سے دوری بھی ہے، نوجوان نسل کی فرسٹریشن کے کچھ اسباب تو حقیقت پر مبنی ہیں، اور کچھ اس نسل کے تخیلاتی اور موہومہ اسباب ہیں۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں اپنے آقا سید المرسلین ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی ذرا بھی سنجیدگی سے کوشش کریں تو ہمارا صوبہ جنت کا گہوارہ بن جائے گا۔

میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ اپنے متعینہ مقاصد کو پانے میں کامیاب ہوگی۔

میں شیخ الجامعہ صدر شعبہ، انجمن اساتذہ اور طلبہ کو اس بابرکت کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

آغا تیمور خان

منسٹر ہاؤسنگ گورنمنٹ آف سندھ

Agha Taimour Khan

Off: 021-99251760-1
Fax: 021-99251759

NO. ADV/CM (S) /100/2010.

**ADVISOR
TO CHIEF MINISTER SINDH
GOVERNMENT OF SINDH**

Karachi dated the 04-06-2011

JAMEEL AHMED SOOMRO

پیغام برائے دو روزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس

زیر انعقاد وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون ' سائنس و ٹیکنالوجی

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون' سائنس و ٹیکنالوجی دو روزہ کانفرنس بعنوان **مکالمہ بین المذاہب کی بنیادیں** منعقد کر رہا ہے اور اس کانفرنس میں ملک بھر سے پروفیسرز' دانشور اور علمائے کرام شرکت کر رہے ہیں۔

محسن انسانیت، امن عالم کے نقیب، خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ وہ واحد منبع ہے جس سے عالم اسلام کی زندگی اور انسانی معاشرے کی سعادت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود سلام ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات سے دنیا کو امن کا خطہ بنا دیا۔ اسلام کا نقطہ نظر آفاقی اور اس کی اپروچ بین الاقوامی ہے۔

مکالمہ یا باہمی گفتگو دور حاضر کا اہم موضوع بن چکا ہے اور اہل مغرب کی زبان میں اسے ڈائیلاگ کہا جاتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے تمام دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دی اور اس دور کے مشہور و معروف ملکوں کے حکمرانوں کی طرف اپنے سفیر بھیجے۔ ۲۲۵ خطوط لکھے، وفود سے مکالمہ کیا، مباحثہ و مباہلہ کیا۔ انہیں اسلام کی طرف دعوت دی۔ بین المذاہب مکالمے اور غیر مسلم برادری سے صلح کے حوالے سے اسلام نے یہ ضابطہ عطا کیا ہے کہ "اگر وہ غیر مسلم (تمہارے دشمن) صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کے لیے جھک جاؤ، اور اللہ پر بھروسا رکھو، بے شک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔" اس اہم کانفرنس میں سیرت طیبہ کی روشنی میں ان افکار کو اجاگر کیا جائے گا جو مسائل حاضرہ کو حل کرنے میں معاون ہوں گے۔ اسلام نے دین میں کسی بھی قسم کے جبر اور تشدد کا انکار کیا ہے اس فلسفہ کی روشنی میں بہت جلد لوگوں کی رائے تبدیل ہو جائے گی۔

میں وفاقی اردو یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد' شعبہ عربی کے اساتذہ طلبہ و طالبات' آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین اور کنوینر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی' رابطہ کمیٹی کے اراکین ڈاکٹر حافظ محمد ثانی' ڈاکٹر ذکی سلیمان اور ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

جمیل سومرو

سابق مشیر اطلاعات

حکومت سندھ

وفاقی اردو یونیورسٹی

برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی

پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر
شیخ الجامعہ

تاریخ: 31 مئی 2011ء

مجاریہ/دش ج/088/2011

پیغام

وفاقی اردو یونیورسٹی کا شعبہ عربی، انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی اور اعلیٰ تعلیمی کمیشن کے اشتراک سے دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد باعث افتخار ہے۔ آج امت مسلمہ کو جن چیلنجز کا سامنا ہے ایسے وقت میں اس نوعیت کی قومی اور بین الاقوامی کانفرنسیں اشد ضروری ہیں تاکہ ہم غیر ممالک میں اسلامی تعلیمات کی حقیقی روح کو اجاگر کر سکیں اور مغرب کے ایک طرفہ پروپیگنڈا کا بھرپور جواب دے سکیں۔

ستم ظریفی یہ ہے مذہب اسلام جس کے معنی امن و سلامتی ہے اس کو آج بعض مغربی انتہا پسند دہشت گردی سے تعبیر کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو انتہا پسند ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جبکہ مغرب اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ آٹھ سو سال قبل یہی مسلمان علم و فنون کے سرپرست تھے اور اس وقت یورپ جاہلیت کے اندھیروں میں بھٹک رہا تھا۔ آج مغرب کی ترقی مسلمانوں کی ہی کاوشوں کی مرہون منت ہے ہمیں ان حقائق کو اجاگر کرنا ہوگا اور اس کیلئے اس نوعیت کی بڑی تقریبات ضروری ہیں۔ میں کانفرنس کی کامیابی اور برکات کے لئے دعا گو ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر

کراچی: انتظامی بلاک، گلشن اقبال یونیورسٹی روڈ کراچی
فون: 6-021-99244141 اور 021-34822381
فیکس: 021-99244147 ای میل: qaisrmd@gmail.com

اسلام آباد کیمپس: G7/1 واپڈا ہاؤس اسلام آباد
فون: 051-9252856 فیکس: 051-9252855

قومی ترقی کا ذریعہ — قومی زبان میں تعلیم

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

عبدالحق کیمپس بابائے اردو روڈ متصل سول ہسپتال، کراچی، فون: ۷۱_۹۹۲۱۵۳۶۹_۰۲۱_۹۲، ایکسٹینشن: ۲۰۲۴

پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی مکالمہ بین المذاہب پر قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے دنیا بھر میں محبت، اخوت اور امن کا پیغام دیا اور اسی میں دنیا کے موجودہ مسائل کا حل مضمر ہے۔

دورِ حاضر میں معاشرتی اور اخلاقی پستی کے باعث انسانی زندگی اجیرن ہو چکی ہے، جب تک ہم اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اپنی اخلاقی اور معاشرتی اصلاح نہیں کرتے اس وقت تک معاشرہ میں امن و امان اور محبت و اخوت کے جذبات پروان نہیں چڑھ سکتے، بطور ایک مسلمان ہمارا نصب العین یہی ہونا چاہیے۔

مجھے یقینِ کامل ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کی منعقد کردہ قومی سیرت کانفرنس اس سلسلے میں سنگ میل ثابت ہوگی۔ میں کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں اور صدر شعبہ، اساتذہ و طلبہ شعبہ عربی کو اس بابرکت کانفرنس کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر وقار الحق

ناظم امتحانات، جامعہ اردو

DIRECTOR GENERAL (COLLEGES)
GOVERNMENT OF SINDH

پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ) کے اشتراک سے "مکالمہ بین المذاہب" پر قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے دنیا بھر میں محبت، اخوت اور امن کا پیغام دیا اور اسی میں دنیا کے موجودہ مسائل کا حل مضمر ہے۔

دور حاضر میں معاشرتی اور اخلاقی پستی کے باعث انسانی زندگی اجیرن ہو چکی ہے، جب تک ہم اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اپنی اخلاقی اور معاشرتی اصلاح نہیں کرتے اس وقت تک معاشرہ میں امن وامان اور محبت واخوت کے جذبات پروان نہیں چڑھ سکتے۔ بطور ایک مسلمان ہمارا نصب العین بھی ہونا چاہئے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کی منعقد کردہ قومی سیرت کانفرنس اس سلسلے میں سنگ میل ثابت ہوگی۔ میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ اپنے صدر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کی سربراہی میں متعدد شاندار سیرت کانفرنسوں کا انعقاد کر چکی ہے، جو دیگر کالج تنظیموں کے لئے رہنما عمل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر ناصر انصار

ڈائریکٹر جنرل ایجوکیشن کالجز سندھ

KMC Store Compound, Nishter Road, Karachi-74200 Phones: (021) 2770572, 2770576 Fax (021) 2770558
Email: drmalishaikh@hotmail.com

Scheduled Castes Federation of Pakistan

Scheduled Castes Federation of Pakistan (SCFP)

I am grateful to the organizers of this conference and congratulate for playing the role of an orbit of positive discussions on Interfaith Harmony, which is the need of hour for the humanity. Especially in event that its deferring groups and nations have developed weapons which could destroy entire planet, home to humanity.

A living scholar Dr Hans Küng has said, "There will be no peace among the nations without peace among the religions. There will be no peace among the religions without dialogue among the religions". Dialogue is an integral part of the human society, which vies for peace, prosperity and equality. Interfaith Dialogue is thus a key tool to bring in Interfaith Harmony in the highly polarized human society. Religions came as vehicle to create unity among their followers and an Interfiath Dialogue can bless the world with Interfaith Harmony to grow as a humanity, where all humans are equal upon their birth and having no room for collective enmity against any religion.

I am sure that persistent efforts for building Interfaith Harmony by the enlightened and the people, like you, having grand sense of humanity will adore the globe with peace, prosperity and equality. Dalits of Pakistan welcome this event and appreciate hard-work being put in by the organizers.

Surendar Valasai

Founder-President

Scheduled Castes Federation of Pakistan (SCFP)

وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

دفتر رجسٹرار، انتظامی بلاک یونیورسٹی روڈ گلشن اقبال کراچی 75300

شمارہ 1087/11 جاریہ 1/11
تاریخ 31/05/11

پیغام

مجھے خوشی ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی، انجمن، سائنٹفک علوم اسلامیہ کالجز کراچی اور اعلیٰ تعلیم کمیشن کی مشترکہ کاوشوں سے دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ کانفرنس کا موضوع [illegible] ﷺ ہے اس نام کی برکات سے ہی سارا جہاں منور ہے۔

آج تمام مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جاگنا ہوگا اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نہ صرف اپنے اپنے ملکوں میں بلکہ غیر مسلموں کے دلوں میں بھی اس کی حقیقی روشنی پھیلانی ہوگی۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک طرف مغرب میں مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ عام ہے مگر اس کے باوجود مغربی ملکوں میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور مساجد و مدارس میں اضافہ ہو رہا ہے یقیناً یہ اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے۔

ہمیں اپنے تمام ذرائع اور وسائل بروئے کار لاتے ہوئے مغرب کے پروپیگنڈہ کا جواب [illegible] اسلام [illegible] سے [illegible] تعلیمات کو اجاگر کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں سیرت کی طرح [illegible] مرکزی [illegible] کرنے [illegible] پروپیگنڈہ کا جواب ہے۔ اس نوعیت کی کانفرنسوں اور سیمیناروں کی اشد ضرورت ہے [illegible] مستفید ہوں گے۔

کانفرنس میں شرکا [illegible] مبارکباد [illegible] جو [illegible] اہم موضوع پر شرکت کے لیے تشریف لائے۔

یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ اس موضوع پر [illegible] ہوگا [illegible] ایسے ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھلانا! [illegible] یہ حقیقت ہے کہ

علم کی مشعل کو [illegible] ہے
آپ ﷺ کی [illegible] آئی ہے

پروفیسر ڈاکٹر قمر الحق

رجسٹرار

پتہ: اسلام آباد۔ G-7/1 [illegible] فون: 051-9252856 فیکس: 051-9252855

کراچی۔ فون: 021-99243945 فیکس: 021-99244272

قومی ترقی کا ذریعہ قومی زبان میں تعلیم

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

عبدالحق کیمپس بابائے اردو روڈ متصل سول ہسپتال، کراچی، فون: ۱۷-۹۹۲۱۵۳۴۹-۰۲۱-۹۲، ایکسٹینشن: ۲۰۲۳

پیغام

تہذیبوں، فرقوں، زبانوں اور قبیلوں میں منقسم عالمگیر معاشرے میں ہمیشہ سے موجود تنوع اور تفریق کو سرعت پذیر ذرائع ابلاغ عامہ نے اور زیادہ نمایاں کر دیا ہے۔ ہر چند کہ تنوع اور رنگارنگی کو کائنات کا حسن کہا جاتا ہے مگر اس کے لئے معاشرے میں رواداری اور اپنے سے مختلف خیالات نظریات افکار اور عقائد کا احترام شرط اول ہے مجھے بہت خوشی ہے ہماری جامعہ کا شعبہ عربی مکالمہ بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں، احکامات، فوائد اور تجاویز کے عنوان سے ایک سہ روزہ کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس سے مکالمے کی ثقافت کو فروغ دینے میں مدد ملے گی اور پورے عالمگیر معاشرے کو ایک واضح پیغام ملے گا کہ مختلف عقائد اور مذاہب کے پیروکار ایک دوسرے کے عقائد کی روشنی میں اس کائنات کی بہتر تفہیم کر سکتے ہیں جو عالمی امن اور بھائی چارے کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ میں اس کانفرنس کے انعقاد و اہتمام پر شعبہ عربی کے صدر و جملہ اساتذہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

20/4/2011

پروفیسر ڈاکٹر سیمی نغمانہ طاہر

رئیس کلیہ فنون

رئیس کلیہ فنون

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

شعبہ سیاسیات

پیغام

میرے لیے یہ امر باعث مسرت و افتخار ہے کہ ہماری جامعہ، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبہ عربی نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے اشتراک سے پانچ نشستوں پر مشتمل ایک سہ روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اہتمام کیا ہے اور اس ضمن میں ایک سووینئر بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک نہایت ہی مفید اور مستحسن قدم ہے۔ انسان حیوانِ ناطق (Rational Animal) ہے، بغیر گفتگو کے رہ نہیں سکتا۔ لہٰذا مکالمہ انسان کی جبلت میں شامل ہے اور مکالمے کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود نوعِ انسان کی۔ بہر حال ہر معاشرے میں اس کا مزاج اور انداز مختلف رہا ہے۔ مذاہب اور ادیان کے مابین بھی مکالمہ اسی دن شروع ہو گیا تھا جس دن ایک سے زائد مذاہب وجود میں آئے تھے۔

اسلام نے مختلف معاشروں کے مابین تعلقات کی بنیاد رواداری پر رکھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر جن معبودوں کو پکارتے ہیں انہیں برا نہ کہو کہیں ایسا نہ ہو کہ نجانے میں وہ تمہارے خدا کو برا کہنے لگیں" (الانعام 109) اور اسلام خود کسی کو جبراً حدودِ الٰہی میں داخل ہونے پر مجبور نہیں کرتا۔ "دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے"۔ (البقرۃ 256) اسلام کے علاوہ دوسرے تمام الہامی اور دنیاوی مذاہب نے بھی مکالمے کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اور اپنی تبلیغ کا ذریعہ بھی بنایا ہے۔ سیاسی عمرانیات کے ماہر سویڈش پروفیسر کارل گونار میرڈل (Karl Gunnar Myrdal) کے مطابق "عقیدے کی عظیم انسان پرور روایت کے پیش نظر ہمارا ایمان ہے کہ علم و تحقیق کے دوسرے میدانوں کی طرح سماجی علوم کے میدان میں بھی ترقی بحث و مباحثہ بلکہ حجت و مناقشے کا نتیجہ ہوتی ہے"۔

ماضی کے مثبت جائزے اور مستقبل کی مناسب منصوبہ بندی کے امتزاج سے ہی ترقی کی منزلیں طے کی جا سکتی ہیں۔ وطن عزیز ایک دہائی سے دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ دہشت گردی کی اس جنگ میں پاکستان کے ہزاروں سویلین اور فوجی جوان شہید ہو چکے ہیں۔ ڈرون حملوں نے لوگوں کی زندگیاں اجیرن کر رکھی ہے۔ دہشت گردی کی اس فضاء میں مملکت خداداد پاکستان ایک غیر محفوظ ملک بن چکا ہے۔ اس مسئلے کا واحد حل عسکریت پسندوں کے ساتھ مکالمہ ہے۔ لیکن آج بھی کچھ ناعاقبت اندیش رہنما کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ ایسے لوگوں کو اسلامی تاریخ کے حوالے سے صلح حدیبیہ (628ء) اور مسائل و تنازعات کے تصفیے کے لیے قائداعظم محمد علی جناح کے افکار اور کردار کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ قائد نے کلکتہ کنونشن (1928) لندن کانفرنس (1930-32) اور گاندھی جناح گفتگو (1944) میں اس بات کی پوری کوشش کی کہ مذاکرات کے ذریعے ہندو مسلم مسئلے کو حل کیا جائے۔ اس موقع پر کانفرنس کے آرگنائزر ڈاکٹر قاری بدر الدین اور کنوینر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کی کوششیں لائق تحسین اور قابل مبارکباد ہیں۔ دعا گو ہوں کی رب العزت ان کی مساعی کو کامیاب کرے۔ حق تعالیٰ کے اٹل فیصلے (الرعد-11) کو مولانا ظفر علی خان نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

5/11/11

ڈاکٹر محمد اعظم چوہدری
چیئرمین شعبہ سیاسیات
وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی

ذہنی ترقی کا ذریعہ　　　　قومی زبان میں تعلیم

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

شعبہ عربی

پیغام چیئرمین شعبہ عربی

وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی

آج میرے اور شعبہ عربی کے رفقائے کار کے لیے انتہائی مسرت اور رب کائنات کے حضور اظہار تشکر کا یہ بہترین موقع ہے کہ ہم دو روزہ قومی سیرت کانفرنس منعقد کرانے کی جانب رواں دواں ہیں۔ اس کانفرنس کی خوبی یہ ہے کہ ہم پاکستان بھر کے تمام مذاہب کے بڑے بڑے مذہبی اسکالرز کو مدعو کر رہے ہیں۔ امید ہے اس قومی کانفرنس کے ذریعے ہم اختلافات کو مکمل ختم تو نہیں کرا سکتے مگر اختلافات کو کم کرنے اور ہمیں باہمی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور حق کے قریب آنے اور سمجھنے میں یقیناً مدد ملے گی۔ یہ کانفرنس ایک ایسے موقع پر ہو رہی ہے جبکہ بین الاقوامی سطح پر دین حق کو بدنام کرنے کی مذموم کوششوں کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ہم نے یہ محفل اس لیے سجائی ہے کہ ہم سب باہم سر جوڑ کر غور و فکر کریں اور علمی دلائل و حقائق کی روشنی میں منصفانہ فیصلے دیں، بشرطیکہ ہمارے دلوں میں بھی ان اختلافات کو باہمی رواداری سے حل کرنے کا جذبہ موجود ہو ورنہ جیسے خالی ہاتھ آئے تھے ویسے ہی خالی ہاتھ چلے گئے کے مصداق بن جائیں گے۔ اس لیے ہم سب خالی الذہن ہو کر موجودہ فتنوں کو ختم کرنے کی فکر کریں، اس سلسلے میں ہمارے لیے سب سے بہترین ذریعہ سماوی کتب بالخصوص قرآن و حدیث ہیں جن سے ہم بھرپور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ جس طرح ہم مسلمان بحیثیت القوم اپنے آخری نبی ﷺ پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں، اسی طرح ہم دیگر تمام انبیاء کرام پر بھی اجمالی ایمان رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم اپنے نبی ﷺ کی شان میں ادنیٰ گستاخی اور بے حرمتی کو ناجائز اور قابل مواخذہ جرم سمجھتے ہیں، اسی طرح دیگر تمام انبیاء کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی ہمارے لیے ناقابل برداشت ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کی سزا سزائے موت سے کسی طور کم نہیں۔ اگر آج صرف اسی ایک نقطے پر اتفاق کر لیا جائے کہ آئندہ کبھی بھی کسی نبی کی شان میں گستاخی کو برداشت نہیں کیا جائیگا اور دنیا کے کسی بھی گوشے میں بلاتفریق کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی ہوئی تو اس کے خلاف تمام ادیان کے پیروکار سر جوڑ کر دفاع کریں گے۔ آج ایک خاص مخصوص انداز میں مسلمانوں کے جذبات کو نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے مجروح کیا جا رہا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس ناسور کو بلا امتیاز جڑ سے اکھاڑ پھینکیں تاکہ اہل دنیا پھر سے امن و سکون اور چین سے زندگی گزار سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور اس کانفرنس کو پورے عالم کے لیے رحمت اور بھائی چارگی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین

پیغام

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی و علوم اسلامیہ (شعبہ اسلامی فکر تاریخ وثقافت)

عنوان: قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کراچی

میں آپ کو قومی سطح پر ایک کامیاب سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری رائے کے مطابق یہ کانفرنس اپنے موضوع کے اعتبار سے پاکستان کی بہت اہم کانفرنسوں میں سے ایک کانفرنس تھی۔ اس کانفرنس میں قراقرم سے کراچی تک یونیورسٹیوں، کالج، مدارس اور مزید تعلیم اداروں کی مکمل نمائندگی تھی۔ اس کے علاوہ بزرگوں سے لے کر جوانوں تک نوجوانوں نے بھی اس میں اپنے علمی مقالات کے ذریعے سے بھرپور شرکت کی۔ سب سے اہم خوبی جو اس کانفرنس میں دیکھی گئی وہ یہ تھی کہ اس میں کوئی آزاد تقریر یا خطابات نہیں ہوئے، بلکہ تمام شرکاء اپنے علمی مقالہ جات کے ساتھ تشریف لائے اور موضوع سے متعلق مثبت، حقی، ایجابی، سلبی اور مشرقی ومغربی آراء کو واضح طریقے سے اپنے دلائل کے ساتھ پیش کیا اور سامعین نے بھی بہت دل جمی، صبر اور رواداری کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام مقالہ نگار اسکالر کی آراء کو غور سے سنا۔

یہ بھی بہت اہمیت کی بات ہے کہ تمام شرکاء کانفرنس ابتداء سے لے کر آخر تک تمام سیشن میں بھرپور طریقے سے شرکت کرتے رہے۔ میں اس علمی اور وقیع کانفرنس منعقد کرنے پر آپ کو خراجِ تحسین اور خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کے وہ آپ کو اس طرح کی مزید علمی محافل سجانے کی توفیق دے اور اس کے ذریعے آپ سے اسلام کی خدمت لے کر آپ کی دنیا اور آخرت کو سنوار دے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں کار لائق ہو تو بندہ حاضر ہے۔

بے شمار دعاؤں کے ساتھ

پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی
چیئرمین شعبہ فکر اسلامی تاریخ وثقافت
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

پیغام

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا زاہد الراشدی

جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

قومی سیرت کانفرنس کے انعقاد اور ایک اہم موضوع پر اصحاب فکر ونظر کو جمع کرنے پر وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کا شکریہ ادا کروں گا کہ اس کے ذریعہ مجھے بہت سے ارباب دانش کے ساتھ مل بیٹھنے اور ایک اہم دینی اور قومی مسئلہ پر ایک دوسرے کے خیالات سننے کا موقع فراہم ہوا۔

آج صبح جب میں ملتان سے کراچی آ رہا تھا تو جہاز میں ہی روزنامہ نوائے وقت کے سنڈے ایڈیشن پر نظر پڑی اس میں ملک کے ایک معروف دانش ور کے طویل انٹرویو کی سرخی یہ ہے کہ ''ملک کے نظام تعلیم سے عربی اور فارسی تو رخصت ہو ہی چکی ہیں اب اردو بھی رخصت ہونے جا رہی ہے''

یہ بات عربی اور فارسی کے ساتھ عام حکومتی رویہ کی صحیح عکاسی کرتی ہے لیکن اس فضا میں یہ دیکھ کر مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ اس قومی سیرت کانفرنس کا اہتمام وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی نے ''انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی'' کے اشتراک وتعاون سے کیا ہے اور مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ ''ہائر ایجوکیشن کمیشن'' بھی ان کے ساتھ اس کار خیر میں شریک ہے اور ان کی پشت پناہی کر رہا ہے، میں اس پر ہائر ایجوکیشن کمیشن، انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ اور وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی تینوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس میں فعال کردار ادا کرنے پر انجمن اساتذہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے سربراہ ڈاکٹر قاری بدر الدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ASSOCIATION VOICE OF ISLAM
BLOCK 5, PLOT NO. ST-5A,
CLIFTON, KARACHI-PAKISTAN.

مَجلِسُ صَوتُ الاِسلام
کلفٹن بلاک ۵ کراچی پاکستان

محترم [illegible] جناب پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب

پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا نوازش نامہ باصرہ نواز ہوا۔ اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں آپ کی کوشش قابل صد تحسین ہے قومی سیرۃ کانفرنس کا انعقاد اور مجلہ کی اشاعت مذہب وملت سے آپ کی محبت اور دین سے لگاؤ کا ایک بین ثبوت ہے اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو بار آور کرے اور ملت کے افراد کو بالعموم اور یونیورسٹی کے طلباء کو بالخصوص آپ کی جواں سال اور مخلص قیادت سے ٹھیک طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

اس بات نے میری خوشیوں کو دوبالا کر دیا ہے کہ آپ عظیم الشان قومی سیرت کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ یہ بھی ملک وملت کی ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔ سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی جتنی آج ضرورت ہے شاید پہلے نہ تھی۔ وطن عزیز کا ہر فرد جس ڈگر پر چل رہا ہے اس کا نتیجہ تباہی وبربادی کے سوا کچھ نہیں۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، شہری ہو یا دیہاتی [illegible] غرض زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا (سوائے چند ایک کے) اپنی دنیا بنانے اور جائز وناجائز طریقے سے اپنی تجوریاں بھرنے میں مصروف ہے نہ عزتیں محفوظ ہیں اور نہ جانیں۔ نہ احساس ذمہ داری ہے اور نہ قانون کا احترام۔ اپنے وطن کی صورت حال سے زمانہ جاہلیت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ایسے میں ضرورت ہے کہ نبی آخر الزمان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ﷺ سے رہنمائی حاصل کی جائے جس نے عرب کے اجڈ اور غیر مہذب معاشرے میں انقلاب برپا کر دیا تھا اور چرواہوں کو دنیا بھر کا امام بنا دیا تھا اور اپنے اخلاق حسنہ سے جان کے دشمنوں کو بھی اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔

زندگی کے وسیع وعریض میدان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے اسوۂ حسنہ کے بہترین نقوش نہ چھوڑے ہوں۔ یہ ہمہ گیری آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے علاوہ کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ اسی لئے رب کائنات نے فرمایا ہے: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ: "تمہارے لئے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔" بلاشبہ عالم اسلام کے تمام مسائل کا حل سیرت النبی ﷺ پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ ہماری تنظیم مجلس صوت الاسلام پاکستان بھی وقتاً فوقتاً ایسی کانفرنسز منعقد کرتی رہتی ہے گزشتہ دنوں اسلام آباد میں تین روزہ عالمی سیرۃ کانفرنس منعقد ہوئی جس کے ثمرات ہمیں ہر جگہ دیکھنے میں ملے۔ نوجوان نسل میں سیرۃ کا پیغام عام کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے کیونکہ حضور کی ذات ہی مسلمانوں کیلئے مرکز اتحاد اور مرکز محبت ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ کی قیادت میں منعقد ہونے والی سیرت کانفرنس لوگوں کے قلب وذہن میں اچھے نقوش چھوڑے گی اور سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت کو عملی زندگیوں میں لانے کے لئے چراغ راہ ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب وکامران فرمائے۔ (آمین)

والسلام

مفتی ابو ہریرہ محی الدین

چیئرمین مجلس صوت الاسلام پاکستان

P.O. Box No. 3896, Clifton, Karachi-75600, Pakistan. Phone: 5873321-5873348 Fax:5873324
Email: majlis_islam@yahoo.com majlis_islam@hotmail.com

انبیاء علیہم السلام کے مکالمے قرآن مقدس کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر چاچڑ
گورنمنٹ کالج سکھر

ABSTRACT

Conversation, oral question answer & address to same one is called Dialogue. The history of dialogue is more ancient than human. When god intended to create human being. He told angels, them dialogue started between god & angels & this dialogue seem the ancient dialogue.

Holy Quran is the last revealed book, in which dialogue have been given from Hazart Adm to Hazart Mohmmad peace be upon him.

The dialogues of Holy Quran are true and there is no doubt. That the dialogues of the Holy Quran keep historical statues & these dialogues are guidance to human & it is the best source of direction.

The dialogue of Hazart Yousuf. Hazart Suleman & Hazart Easa are very essential. The followers of Hazart Nooh & nations of Aad, Samood & Madian suffered from catastrophe & these events have been mentioned in these dialogues. Besides these followers, their cities are lesson going places.

گفتگو کرنا، ہم کلام ہونا، بات چیت اور زبانی سوال ہونا، بات چیت اور زبانی سوال جواب کو مکالمہ کہا جاتا ہے۔(۱)

مکالمہ کی تاریخ، انسانیت سے زیادہ قدیم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہ بات ملائکہ پر ظاہر فرمائی، پھر انسان کی پیدائش کے متعلق اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے درمیان مکالمہ ہوا اور یہی قدیم ترین مکالمہ معلوم ہوتا ہے: قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے، جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک تمام اہم مکالمے مذکور ہیں، جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور ملائکہ میں مکالمہ، حضرت نوح علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت ہود علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت صالح علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت لوط علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت یوسف علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت شعیب علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت سلیمان علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت زکریا علیہ السلام کا مکالمہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مکالمہ اور حضرت محمد نبی کریم علیہ السلام کا مکالمہ شامل ہیں، قرآن کریم میں مذکورہ تمام مکالمے سچے ہیں اور ان میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ قرآن مجید میں مذکورہ مکالمے حقیقی تاریخی حیثیت کے حامل ہیں، قرآن مجید میں مذکورہ مکالمے عبرت اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے مشعل راہ ہیں، قرآن مجید میں مذکورہ اہم مکالمے پیش خدمت ہیں:

اللہ تعالیٰ اور ملائکہ میں مکالمہ:

اللہ تعالیٰ: (اے پیغمبر!) جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں اپنا ایک نائب مقرر کرنے والا ہوں۔

ملائکہ: زمین پر ایسی مخلوق کیوں پیدا کر رہے ہو جو فساد برپا کرے اور خون بہائے، ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ: جو میں جانتا ہوں وہ آپ نہیں جانتے۔(۲)

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت انسان پیدا ہوا اور اسی کے حکم سے سارے ملائکہ بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہوئے، مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے انکار کردیا، اس نے کہا: کیا میں اس کو سجدہ کردوں؟ جس کو تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکناتی مٹی سے پیدا کیا ہے، اس پر پروردگار نے ابلیس کو حکم دیا کہ تو

بہشت سے نکل جا۔(۳)

حضرت نوح علیہ السلام کا قوم سے مکالمہ:

حضرت نوح علیہ السلام کا علاقہ دجلہ اور فرات ندیوں کے کنارے تھا اور طوفان نوح کے بعد ان کی کشتی جودی جبل کے جس حصے پر لنگر انداز ہوئی تھی وہ موصل کے قریب ہے۔(۴)

حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے، یعنی آدم علیہ السلام کی طرح طوفان نوح کے بعد یہ دوسرے ابوالبشر ہیں۔(۵)

حضرت نوح علیہ السلام: تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، مجھے تو تم پر دردناک عذاب کا خوف ہے۔

قوم کے سردار: ہم تجھے اپنے جیسا انسان دیکھتے ہیں اور تیرے تابعداروں کو بھی دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ واضح طور پر سوائے نیچے لوگوں کے اور کوئی نہیں جو بے سوچے سمجھے تمہاری پیروی کرتے ہیں، ہم تو تمہاری کسی قسم کی برتری اپنے اوپر نہیں دیکھ رہے، بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام: میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا اور میں ان مومنوں کو اپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میری مدد کون کرسکتا ہے، میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں، میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

قوم نوح: اے نوح! تو نے ہم سے بحث کرلی اور خوب بحث کرلی اور تو جس چیز سے ہمیں دھمکا رہا ہے وہی ہمارے پاس لے آ، اگر تو سچوں میں سے ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام: اسے بھی اللہ تعالیٰ ہی لائے گا، اگر وہ چاہے اور ہاں تم اسے ہرانے والے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ: اے نوح! ایک کشتی تیار کر۔

(حضرت نوح علیہ السلام کشتی بنانے لگے اور قوم کے سردار جب وہاں سے گزرتے تو خوب مذاق اڑاتے)

حضرت نوح علیہ السلام: (اے بیٹے) اس کشتی میں بیٹھ جا۔

بیٹے کا جواب: میں کسی بڑے پہاڑ کی پناہ میں آجاؤں گا۔

حضرت نوح علیہ السلام: آج اللہ تعالیٰ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں، مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اے پروردگار! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔ (اسے بچالے)

اللہ تعالیٰ: اے نوح! یقیناً وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے، اس کے کام بالکل ناشائستہ ہیں، تجھے ہرگز وہ چیز نہیں مانگنی چاہئے جس کا تجھے علم نہ ہو۔

حضرت نوح علیہ السلام: اے پروردگار! میں ایسی چیز مانگنے سے پناہ مانگتا ہوں جس کا مجھے علم نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ: اے نوح! ہماری جانب سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کی بہت سی جماعتوں پر۔ (٦)

حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کا دورانیہ چالیس دن تھا۔ (٧) حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں اسی لوگ سوار تھے، جن میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں تھیں۔ (٨) حضرت نوح علیہ السلام کے نافرمان بیٹے کا نام یام اور لقب کنعان تھا اور یہ چوتھے نمبر کا بیٹا تھا۔ (٩)

حضرت ہود علیہ السلام کا اپنی قوم سے مکالمہ:

حضرت ہود علیہ السلام کا تعلق عاد قبیلہ سے تھا، اور یہ عرب کا قبیلہ تھا، جس کا مسکن یمن ملک میں حضر موت کے شمال میں احقاف کے مقام پر تھا۔ (١٠)

حضرت ہود علیہ السلام السلام: میری قوم والو! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

قوم ہود، اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی دلیل تو لایا نہیں اور ہم صرف تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں۔

حضرت ہود علیہ السلام: میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے سوا ان سب سے بیزار ہوں، جنہیں تم شریک بنا رہے ہو۔ (١١)

عاد والے بت پرست تھے اور اپنے پیشرو قوم نوح علیہ السلام کی طرح صنم پرستی اور صنم تراشی میں ماہر تھے۔ (١٢)

حضرت صالح علیہ السلام کا اپنی قوم سے مکالمہ:

حضرت صالح علیہ السلام کا تعلق ثمود قبیلہ سے تھا، ثمود کی بستیاں پہاڑوں میں تھیں، حجاز اور شام کے درمیان وادی قریٰ تک کے میدان میں ان کی آبادیاں تھی۔ (۱۳) حضرت صالح علیہ السلام کا بھی اپنی قوم سے اللہ تعالیٰ کے ماننے اور بندگی کرنے پر مکالمہ ہوا۔

حضرت صالح علیہ السلام: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

قوم صالح: کیا تو ہمیں ان کی عبادت سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں۔

حضرت صالح علیہ السلام: اے میری قوم! ذرا بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے کسی مضبوط دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنے پاس کی رحمت عطا کی ہو، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی یہ اونٹنی جو تمہارے لئے ایک معجزہ ہے، اسے کسی طرح ایذا نہ پہنچاؤ ورنہ فوری عذاب تمہیں پکڑ لے گا۔ (۱۴)

قوم صالح نے اونٹنی کو ایذا پہنچایا اور تین دن کے بعد عذاب الٰہی نے انہیں تباہ و برباد کردیا۔ (۱۵)

اللہ تعالیٰ نے تین مضبوط اور مشہور قوموں قوم نوح، قوم عاد اور قوم ثمود کو عجیب طریقے سے تباہ و برباد کیا، حضرت نوح علیہ السلام کی قوم طوفان سے، حضرت ہود علیہ السلام کی قوم (عاد) کو زوردار چیخ سے، قوم صالح علیہ السلام (ثمود) کو تیز آندھی سے تباہ و برباد کیا۔ (۱۶)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکالمے:

حضرت ابراہیم علیہ السلام امام الناس کے منصب پر فائز کئے گئے، چنانچہ مسلمان ہی نہیں بلکہ یہودی، عیسائی حتیٰ کہ مشرکین عرب سب ہی میں ان کی شخصیت کو محترم اور پیشوا مانتی اور سمجھی جاتی ہے۔ (۱۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش عراق میں ہوئی، پھر آپ علیہ السلام ہجرت کرکے فلسطین چلے گئے، جہاں پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت ہوئی، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ میں موجودہ خانہ کعبہ کے قریب آب زم زم کے مقام پر چھوڑ کر آئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں بھی اولاد کی خواہش تھی، ان کی خواہش اللہ تعالیٰ نے

پوری کی اور اسی خوشخبری کے لئے فرشتہ بھیجا، جن کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان مکالمہ ہوا۔

ملائکہ کے ساتھ مکالمہ:

ملائکہ: ہم سے نہ ڈرو، ہم آپ علیہ السلام کو بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام: کیا اس بڑھاپے کے آجانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو؟ یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے ہو؟

ملائکہ: ہم آپ علیہ السلام کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں، آپ علیہ السلام مایوس لوگوں میں شامل نہ ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام: اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔

ملائکہ: ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(۱۸)

حضرت ابراہیم کی قوم بت پرست تھی ورقوم کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔(۱۹) خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر بت بناتے اور بیچتے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ کو توحید کی دعوت عجیب انداز میں دی اور اس موقع پر اپنے والد کے ساتھ جو مکالمہ ہوا وہ قرآن مجید میں اس طرح مذکور ہے:

باپ اور قومِ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) والوں کے ساتھ مکالمہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام: نے باپ اور قوم والوں سے کہا: کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور ہو کیا ہیں؟

سب نے کہا (قوم اور باپ): ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام: تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔

قوم ابراہیم علیہ السلام: کیا آپ علیہ السلام ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں؟ یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام: درحقیقت تم سب کا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اللہ کی

قسم میں تمہارے ان معبودوں کے ساتھ جب تم علیحدہ پیٹھ پھیر کر چل دو گے ایک چال چلوں گا (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے موقع دیکھ کر تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا)

قوم ابراہیم (علیہ السلام): ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ بولے ہم نے ایک نوجوان (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا۔ اے ابراہیم (علیہ السلام)! کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام: یہ کام اس کے بڑے نے کیا ہے، تم اپنے خداؤں سے پوچھ لو، اگر یہ بولتے ہوں؟

قوم ابراہیم (علیہ السلام): پس یہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام: افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو؟ جو نہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔

قوم ابراہیم: اپنے خداؤں کی مدد کرو، اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ: اے آگ: تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے سلامتی بن جا۔ (۲۰)

کفار نے آگ کا بہت بڑا الاؤ تیار کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے معجزے سے آگ کو گل گلزار بنا دیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دشمنوں کی سازش سے بچا لیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، پروردگار اس شہر کو امن کا گہوارہ بنا دے، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تم فرمانبردار ہو جاؤ، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی۔ (۲۱)

حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کے ساتھ مکالمہ:

حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے اور ان کی بستی بحرہ میت کے جنوب مشرق میں واقع تھی۔ (۲۲) اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملائکہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے۔ (۲۳) حسین وجمیل فرشتے نوعمر لڑکوں کی صورت میں جب مہمان بن کر آئے تو

لوط علیہ السلام کی قوم بدکاری کی لالچ میں دوڑتی ہوئی آئی، اب انہیں اپنے مہمانوں کی عزت کی فکر لاحق ہوئی، اور اس کے متعلق ان کا قوم سے مکالمہ ہوا۔

حضرت لوط علیہ السلام: اے قوم! یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے بہت پاکیزہ ہیں، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرنا۔

قوم لوط: اے لوط، تو بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے، تو ہمارے اصلی چاہت سے بخوبی واقف ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام: کاش مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی طاقت ہوتی یا بیٹھتا کسی مستحکم پناہ ہیں۔

فرشتے: اے لوط، ہم اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں، پس تو اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جا۔ (۲۴)

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان پر پتھر برسائے گئے اور پوری بستی زیر وزبر ہوگئی۔ (۲۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کا مکالمہ:

حضرت یوسف علیہ السلام بن حضرت یعقوب علیہ السلام بن حضرت اسحاق علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ نبی تھے، ان کے باپ، دادا اور پڑدادا بھی نبی تھے۔ (۲۶)

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ تاریخی حیثیت کا حامل اور سبق آمیز ہے جس میں باپ کی شفقت، بھائیوں کی بے وفائی، عورت کی چالاکی اور حسن یوسف کا ذکر مذکور ہے اور یہ تمام باتیں ایک مکالمہ کی صورت میں قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام: اباجان! میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کرر ہے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام: پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی: یوسف (علیہ السلام) اور اس کا بھائی (بن یامین) باپ کے بہت زیادہ پیارے ہیں، یوسف (علیہ السلام) کو تو قتل کر ڈالو یا کسی جگہ پھینک دو۔

ایک بھائی: یوسف علیہ السلام کو قتل نہ کرو بلکہ اسے کسی اندھے کوئیں میں ڈال دو۔

یوسف علیہ السلام کے بھائی: اباجان! آخر آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں

کرتے، ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔

یوسف علیہ السلام کے بھائی: ہماری موجودگی میں اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم بالکل نکمے ہی ہوئے۔

شکار سے واپس آ کر کہنے لگے کہ ابا جان! ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسف علیہ السلام کو ہم نے سامان کے پاس چھوڑا، پس اسے بھیڑیا کھا گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی حکمت کہ ایک بیوپاری قافلے نے کوئیں سے اسے نکالا اور مصر کی منڈی میں بیچ ڈالا، جسے مصر کے بادشاہ عزیز مصر نے خرید لیا۔

عزیز مصر: اپنی بیوی سے کہا کہ: اسے بہت عزیز واحترام سے رکھنا، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے۔

عزیز مصر کی بیوی: اس عورت نے یوسف علیہ السلام کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازہ بند کر کے کہنے لگی آ جاؤ۔

حضرت یوسف علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کی پناہ! حضرت یوسف علیہ السلام بچنے کے لئے دروازے کی طرف بھاگے کہ دروازے پر عزیز مصر سامنے آ گیا۔

عزیز مصر کی بیوی: عورت نے (جھوٹا الزام لگا کے) کہا کہ جو تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اسے قید کر لو۔

حضرت یوسف علیہ السلام: یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی۔

ایک شخص: عورت کے قبیلے ہی کے ایک گواہ نے کہا کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے اور اگر اس (یوسف علیہ السلام) کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھٹا ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے، خاوند (عزیز مصر) نے دیکھا کہ کرتا پیٹھ کی جانب سے پھٹا ہوا ہے۔

شہر کی عورتیں: شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنا مطلب نکالنے کے لئے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے۔

عزیز مصر کی بیوی: اس نے جب اپنے بارے میں یہ باتیں سنیں تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو (میوہ کاٹنے کے لئے) چھری دی اور کہا کہ اے

یوسف (علیہ السلام)! ان کے سامنے چلے جاؤ۔

ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔

عزیز مصر کی بیوی: یہی ہے جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں اور جو کچھ اسے کہہ رہی ہوں، اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً قید کر دیا جائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام: اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف مجھے یہ عورتیں بلا رہی ہیں اس سے تو میرے لئے جیل خانہ بہت بہتر ہے۔ (۲۷)

پھر حضرت یوسف علیہ السلام قید کر دیئے گئے، جیل خانہ میں دو آدمیوں کے خواب کی تعبیر دی، جو بالکل سچی ثابت ہوئی، پھر بادشاہ نے خواب دیکھا تو اس کی تعبیر سے سارے لوگ قاصر رہے، ان قیدیوں میں سے ایک نے کہا: (جو کہ اپنے خواب کی تعبیر کے مطابق بادشاہ کے ہاں واپس نوکر بن کر کام کر رہا تھا) کہ بادشاہ سلامت اس کی تعبیر صرف اور صرف یوسف علیہ السلام ہی بیان کر سکتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر دی، جو سچی ثابت ہوئی اور ملک میں قحط سالی شروع ہوئی، قحط کا اثر نہ صرف مصر پر پڑا، بلکہ کنعان تک اس کے اثرات جا پہنچے، جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹے رہائش پذیر تھے۔

پھر بادشاہ نے کہا: یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ، جب قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا: اپنے بادشاہ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی وقعہ کیا ہے؟ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔

بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: معاذ اللہ ہم نے یوسف (علیہ السلام) میں کوئی برائی نہیں پائی، پھر عزیز مصر کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات سامنے آ گئی ہے، میں نے ہی اسے ورغلایا تھا۔ (۲۸)

اسی دوران اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کی بادشاہی عطا کی اور ان کے بھائی غلہ لینے کے لئے پہنچے، انہوں نے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو نہیں پہچانا، لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں پہچان لیا۔ (۲۹)

حضرت شعیب علیہ السلام کا مکالمہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین والوں کے پاس ہدایت کے لئے بھیجا، مدین ایک شہر کا نام ہے اور یہ شہر ملک شام کے اطراف میں کے علاقہ میں واقع تھا، اہل مدین والے عرب نسل سے تعلق رکھتے تھے۔(۳۰) اس شہر کے آثار آج بھی باقی ہیں اور یہ شہر حجاز مقدس اور شام کے درمیان واقع ہے۔(۳۱)

حضرت شعیب علیہ السلام کا اپنی قوم کے ساتھ ایک اہم مکالمہ ہوا جو قرآن مجید میں یوں مذکور ہے:

حضرت شعیب علیہ السلام: اے قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور تم ناپ تول میں کمی نہ کرو۔

قوم شعیب (علیہ السلام): اے شعیب ء! کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں اور ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں اس کا کرنا بھی چھوڑ دیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام: اے میری قوم! دیکھو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل لئے ہوئے ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے بہترین روزی دے رکھی ہے، اے میری قوم! کہیں ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت تمہیں ان عذابوں کا مستحق بنادے، جو قوم نوح (علیہ السلام) اور قوم ہود (علیہ السلام) اور قوم صالح (علیہ السلام) کو پہنچی ہیں اور قوم لوط (علیہ السلام)) کا انجام) تو تم سے کچھ دور نہیں۔

قوم شعیب (علیہ السلام): اے شعیب! تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام: اے میری قوم! اب تم اپنی جگہ عمل کرو، میں بھی عمل کر رہا ہوں، عنقریب جان لوگے کہ کس پر عذاب آتا ہے۔(۳۲)

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان پر عذاب آ پہنچا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو نجات ملی اور نافرمان لوگ تباہ و برباد ہوئے (۳۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مکالمے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے تھے اور اسرائیل (بمعنیٰ عبداللہ) حضرت یعقوب ؑ کا لقب تھا۔(۳۴) حضرت شعیب علیہ السلام ان کے سسر تھے(۳۵) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل (اولاد نوب علیہ السلام) کو تمام عالم میں فضیلت دی ہے۔(۳۶) لیکن عزت وفضیلت کے باوجود جب اللہ تعالیٰ

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دینے کے لئے طور (جبل) پر بلایا تو بنی اسرائیل نے سامری کے پیچھے لگ کر بچھڑے کی پوجا شروع کر دی، لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی انہیں معاف کر دیا۔(۳۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام سے مکالمہ، فرعون سے مکالمہ اور اپنی قوم سے مکالمہ قرآن مجید میں تفصیل سے مذکور ہیں، یہاں یہ مکالمے دئے جاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون میں مکالمہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام: پروردگار! مجھے تو خوف ہے کہ کہیں وہ مجھ کو مار ڈالیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ: ہرگز ایسا نہ ہوگا تم دونوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام) فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔

فرعون: کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے بہت سے سال ہم میں نہیں گزارے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام: میں نے اس کام کو اس وقت کیا جب میں چوکنے والا تھا۔

فرعون: رب العالمین کیا چیز ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام: وہ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے۔

فرعون: (اپنے آدمیوں سے کہا) کیا تم سن نہیں رہے ہو؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام: تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔

فرعون: (اپنے آدمیوں سے کہا) یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام: وہی مشرق و مغرب کا اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے۔

فرعون: سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید میں ڈال دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام: چاہے میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں۔

فرعون: اگر تو سچوں میں ہے تو پیش کر۔

اسی وقت آپ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے لاٹھی ڈال دی جو کھلم کھلا اژدہا بن گئی اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔

سردار: فرعون! آپ انسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج